# نقد و نظر

## سرسید کی کہانی ان کی اپنی زبانی

**مؤلف** : ضیاء الدین لاہوری

**ناشر** : ادارۂ تحقیق و تصنیف پاکستان، ۱۸۰۸۶ - الیندری، کراچی ۳۳

**صفحات** ۱۱۰ مجلد مع گرد پوش - قیمت ۱۵ روپے

سرسید احمد خاں مرحوم برصغیر پاک و ہند کی معروف اور نامور شخصیت تھے - ان کی خدمات گونا گوں کا دائرہ بہت وسیع ہے - ان کے مضامین، مقالات اور تصنیفات متعدد جلدوں کو محیط ہیں - ان کی ایک بہت بڑی علمی خدمت یہ ہے کہ انھوں نے صوبہ یوپی کے لفٹیننٹ گورنر سر ولیم میور کی رسوائے عالم کتاب "لائف آف محمدؐ" کا جواب خطبات احمدیہ کے نام سے اس زمانے میں لکھا تھا جب کہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف زبان و قلم کو حرکت دینا نہایت مشکل تھا - پھر "اسباب بغاوت ہند" لکھی - علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی اور مسلمانان برصغیر میں انگریزی تعلیم کا ذوق پیدا کیا - لیکن اس کے باوجود سرسید کی ذات مختلف حلقوں میں ہمیشہ باعث نزاع رہی — بلاشبہ ان میں بعض کمزوریاں بھی تھیں، اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی شخص کمزوریوں سے مبرہ نہیں - کمزوریوں کے ساتھ ساتھ اچھائیوں پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے -

زیر نظر کتاب "سرسید کی کہانی ان کی اپنی زبانی" ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس میں سرسید کے حالات اور افکار و تصورات، خود ان کی تحریروں اور مولانا حالی کی "حیات جاوید" سے نقل کیے گئے ہیں جو کہ سرسید کی سوانح عمری ہے -

مصنف کتاب جناب ضیاء الدین لاہوری نے بڑی محنت اور کاوش سے یہ حالات جمع کیے ہیں - ترتیب کتاب کے بعض حصوں سے اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن کتاب قابل مطالعہ ہے - آغاز کتاب میں مشہور اہل قلم ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری نے مقدمہ تحریر کیا ہے جو بہت سے معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے -